شاہد بود ای صبح بصدق خبر ما

آرد گل امید نسیم سحر ما

رجسٹری نمبر ۲

نسیم سحر

ہفتہ میں ایک مرتبہ شایع ہوتا ہے

نمبر ۳۵ - جلد ۲	۷- فروری ۱۸۷۸ء مطابق صفر ۱۲۹۵ھ	قیمت سالانہ پیشگی ۷ / سرکار و والیان ملک و رئیسان ذوی الاقتدار سے ۱۲	محصول ڈاک فی قطعہ ... بیرونجات

فہرست مضامین

مراسلات

منقولات

نسیم سحر

ہم نے پرچہ تہذیب الاخلاق (جسمین اکثر تحریرین نجم الہند مولوی سید احمد خان بہادر کی ہین) دیکھین مولوی صاحب کے خیالات جس اصول اور جس بنا پر ہین (اگرچہ کلیۃً اونسے ہمارا اتفاق لاے ہوئی نہین سکتا) باہم نہایت قابل تعریف ہین قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مروجہ بات پر خواہ وہ متعلق بہ مذہب ہون یا دنیا اعتراض کردیتا ہے اور وہ اعتراض حالت بحث مین نہین آتا تب تک اوسکا حسن و قبح دلون پر تاثیر نہین کرتا ہماری غرض بحث سے وہ بحث نہین ہے جو اونکے ہمعصر نور الافاق نے کی ہے بلکہ وہ بحث مراد ہے جو تعصب اور مکابرہ سے خالی ہو اور جو نہایت سچے غور کے ساتھ ہو مولوی سید احمد خانصاحب مذہبی چھیڑ چھاڑ جسپر وہ کمر بنا لگئے ہین اور جسکا گزند عام مسلمانونکے دلون پر بہت کچھ ہوا ہے ہم پسند نہین کرتے اور اونکا وہ مذہب کہ غیر مذہبی بحث لائے ہوئے ہمہ پرچہ کام نہین کرسکتا تھا سننے کے قابل

معلوم نہین ہو تا شاید ہماری یہہ تجویز غلط ہو جاے مگر اونکا جلدی کرنا اس کام مین تو ضرور ہے افسوس ہے کہ جسوقت اوس پرچہ کے عروج کا زمانہ آیا اور جب بتیرے بلند خیال اوسپر غور کرنے لگے تو اونہون نے کسی وجہ سے اوسکا چھاپنا بند کر دیا اور امید ہے کہ مذہبی امورات مین جہان تک رائے اونکی صائب تہی یا غلط حالت بحث مین آکر اوسکا معقول تصفیہ ہو جاتا اوسکے بند ہوتے ہی لوگون کی توجہ برائی یا بہلائی دونون طرف سے اوٹھہ گئی —

مراسلات

(کارسپانڈنٹ کی رائے اور بیان کا اوڈیٹر ذمہ دار نہین)

جناب اوڈیٹر صاحب اخبار نسیم سحر زاد عنایتہ ازراہ مہربانی تحریر مفصلہ ذیل کو تہوڑی جگہ اپنے اخبار مین دیجئے —

امتحان مختارکاری

امتحان مختارکاری فوجداری بتاریخ ۲۵ جنوری سنہ حال پٹنہ کالج ہال کمرہ مین باہتمام جناب مسٹر جی ڈبلیو ٹنڈل صاحب ایم اے پرنسپل کالج مذکور و مولوی خدا بخش خانصاحب بابو نومین چند ربو ربجے و کلای محکمہ صاحب جج بہادر ضلع پٹنہ واقع ہوا کل امیدوار تہے اونمین سے دو شخص بوجہ ہمراہ لانے نوٹ بک کے جلسہ امتحان سے خارج کئے گئے اور دو شخصون کا مقدمہ زیر تجویز ممتحنان امتحان ہے —

اس امتحان مین غریب امیدوارون کو علاوہ خوف امتحان کے ایک عجیب مصیبت کا سامنا ہوا یعنی جو سوال زبان اردو مین تہے وہ محض بے ربط و لایعنی تہے علاوہ قواعد کی غلطیون کے جس سے غالبا کوئی جملہ خالی نہین تہا بعض سوال تو ایسے تہے کہ جنہین المعنے فی بطن الممتحن تصور کرنا چاہیے چنانچہ اول وقت کے پرچے مین پہلے یہہ ہی سوال تہا ،، نالش واسطے تجویز حقیت و دلا پانے دخل اوپر کسیقدر زمین کے ہوگا و مدعی نابالغ تہا و دعوی مین تمادی ہوتا اگر مدعی نابالغ رہے تو اس صورت کا نالش کا عرضی دعوی لکہو ،، حالانکہ اصل ترجمہ انگریزی سوال کا جو مترجم صاحب کے دلمین ہوگا یہہ ہے ،، ایک مدعی نابالغ کی نالش مین جبن نابالغی اوسکے تمادی موثر ہوتی اگر وہ بالغ ہوتا تو ایسے شخص کے طرف سے جو نالش واسطے دخلیابی و استحکام دخل قطعہ اراضی کے دائر ہو اوسکی عرضی دعوی لکہو ،، ان دو مین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا — سید خیرات احمد صاحب بی اے و مولوی علیم خانصاحب نے کوشش بلیغ کی کہ اصل سوال کا ترجمہ لکہوا دیا جاے یا غلطی کی تصحیح کیجاے مگر جناب ٹنڈل صاحب نے بہ پابندی آئین یونیورسٹی اس امر کیطرف توجہ نفرمائی غرض بیچارے امیدوار اپنی تقدیر پر چہوڑ دیے گئے اور سنگ آمد و سخت آمد سمجہہ کر امتحان مین مشغول ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قابلیت اور زباندانی کسی صاحب بہادر یا غالبا کسی بابو لوگ نے خرچ کی ہے ہم سمجہتے مین کہ اگر خدا نخواستہ کاغذات جواب بہی انہین حضرات کو امتحان کے لئے ملے تو نتیجہ امتحان سوائے اسکے کہ (یہہ لستہ ڈگری یہہ لستہ ڈسمس) ہو اور کیا ہوگا اور بیچارے امیدواران امتحان گورنمنٹ کو اسکے سوا اور کیا کہین گے —

مارا بغمزہ کشت و قضا را بہانہ ساخت
خود سوے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت

راقم
خیر خواہ قوم

ترجمہ رسائل لارڈ بیکن

سیہ ترجمہ ایک بڑے لائق و فائق شخص جناب سید محمد حیدر صاحب نے کلکتہ مٹیابرج سے بغرض اندراج اخبار بھیجا ہے جسکو ہم نہایت شکرگذاری کے ساتھہ چھاپتے ہین

رسالہ اول در صدق

صدق کیا ہے پوچھا پیلاطیس نے ازراہ استہزا کے اور منتظر جواب کا نہوا البتہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہین جو وارستگی ذہن سے مسرور ہون اور کسی عقیدے کے پابند ہونیکو وہ اسیری شمار کرین کہ جب اپنی مرضی کے موافق کرتے ہین وہ ہی سمجھتے بھی ہین ۔

اور اگرچہ فرقے اس قسم کے حکما کے رفت و گذشت ہوئے تاہم بعض جولانی طبیعہ باز باقی ہین جو اوسی طبیعت کے تو ہین مگر اونکے مزاج مین ویسا جوش نہین ہے جیسا کہ متقدمین مین تھا رغبت جو کذب کیطرف ہوتی ہے تو اوسکا باعث صرف یہہ نہین کہ تحصیل صدق مین آدمیون کو دقت و زحمت ہوتی ہے اور یہہ بھی نہین کہ جب صدق حاصل ہوجاتا ہے تو آدمیون کے دلون پر قبضہ کر لیتا ہے بلکہ اصلی وجہ اس رغبت کی ایک خراب جبلی عشق انسان کا نہ کہ کذب سے ہے چنانچہ یونانیون کے پچھلے دبستان مین سے ایک شخص نے اس مادہ مین خوب تحقیق کی مگر اوسکو اس امر کے دریافت کرنے مین تامل رہا کہ کیا لطف اسمین ہے کہ آدمی ایسے محال پر کذب کو دوست رکھتے ہین جہان کذب سے اونکو مسرت کا خیال ہو جیسا کہ شاعرون کو اوس سے منفعت کا گمان جیسا کہ تاجرون کو بلکہ کذب کو اسی حیثیت سے کہ کذب ہے اختیار کرتے ہین مین کہہ نہین سکتا کہ یہی صدق مثل سادی کھلی ہوئی دن کی روشنی کے ہے جسمین بہیس اور سانگ اور دنیا بھر کے تماشے آدہے بہی ایسے شاندار اور لطیف نہین معلوم ہوتے جیسے کہ شمعون کی روشنی مین نظر آتے ہین صدق کی قدر شاید برابر موتی کے ہوسکتی ہے جو دن کو خوب دکہائی دیتا ہے لیکن اوسکی قدر الماس یا لعل شب چراغ کو نہین پہونچ سکتی جو مختلف روشنیون مین بہتر معلوم ہوتا ہے آمیزش کذب سے ہمیشہ اضافہ سرور ہوتا ہے کون شخص اس امر مین شک کریگا کہ اگر باطل رائین بیجا امیدین نادرست منصوبے خود بینی کے تصورات اور مثل اسکے اور خیالات جو بیجا خوش گوئی کرتا ہے آدمیون کے ذہنون سے نکال لئے جاوین جو بہت سے لوگون کے دل افسردہ و ملول اور ناخوشی سے پر خود بخود زیست سے آزردہ رہ جائینگے ایک نے بزرگان دین مین سے بدرشتی تمام شعر و سخن کو خمر العفاریت کہا ہے کسواسطے کہ یہہ دماغ کو خیالات سے بھر دیتا ہے اگرچہ وہ فقط ایک چھاؤن جھوٹ کی ہے جس کذب سے کہ نقصان ہوتا ہے جیسا کہ ہمنے سابق ذکر کیا یہہ وہ کذب نہین ہے جو ذہن مین فقط خطور کرے اور گذر جاوے بلکہ وہ کذب ہے جو دل مین در آئے اور مستحکم ہو جائے آدمیون کے انصاف و پسند ناقص ہین جانچئے جو قدر و منزلت ان امور کی ہو لیکن صدق جو کہ فقط خود اپنا منصف ہے بتاتا ہے کہ طلب صدق جو تعشق و خواستگاری صدق ہے اور علم الصدق جو حضور صدق اور اعتقاد صدق جو بہرہ یابی صدق ہے عمدہ ترین فضائل و محاسن بشر ہین ایام آفرینش مین اول ایجاد حق سبحانہ تعالے کا خلق ضو حس تھا اور آخر نور عقل تھا اور جیسے ہمیشہ اوقات سبت مین

کام اوسکا تجلی روح ہے جیکے اوسنے روشنی ہستی کو بروے مادہ یعنی ہیولیٰ کے اوسے ظاہر کیا بعد اوسکے ضیاء وجود کو چہرہ اشیاء پر تابان فرمایا اور اب بھی نور علم دین و یقین دلون مین اپنے برگزیدون کے ڈالتا ہے اور الہام اپنا وہ شاعر جسکے سبب سے زیب و زینت ایک فرقے کو حکیمون کے حاصل ہوئی تھی ورنہ وہ فرقہ اور وہ لوگ اون تھا کیا خوب کہتا ہے کہ سمندر کے کنارے کھڑے ہوکے جہاز کو بروے آب تلاطم مین دیکھنا عجب مسرت ہے اور یہہ بھی ایک سرور ہے کہ برج کے مین قلعے کے کھڑے ہوکے نیچے کیفیت جنگ کی اور اوسکے زور شور کی دیکھین لیکن کوئی سرور مقابل اسکے نہین ہے کہ مقام منبع صدق پر (جو ایک ایسا مرتفع کوہ ہے کہ اور کوئی بلندی اوس پر مشرف نہین ہوتی اور ہوا جہانکی ہمیشہ صاف و ملائم رہتی ہے) کھڑے ہوکر نیچے وادی ضلالت مین غلطیون اور گمراہیون اور گرد فساد اور تند باد فتنہ پر نظر کرین تو نہین ہے بشرطیکہ یہہ نظر از راہ رحم ہو نہ بہ نخوت و عجب فی الحقیقت دنیا مین جنت ہے جو آدمی کے دل مین رحم

اور خدا پر توکل اور صدق پر مدار ہو۔

صدق الہیات و فلسفہ کا ذکر چھوڑ کے اگر صدق حالات معیشت کو دیکھین تو اس بات کا اعتراف ضرور اون لوگون کو بھی کرنا ہوگا جنکا عمل اسپر نہین ہے کہ صفائی و راستی سے دین و دنیا مین بشر کی آبرو ہے اور آمیزش کذب کے صدق مین مثل غش کے ہے سکہ طلا و نقرہ مین جو چلنے مین بہتر ہوتا ہے کہ میل سے پامالی آجاتی ہے مگر کھوٹا بھی ہوجاتا ہے کیونکہ یہہ کج رو مین سانپ کی رفتار رہین مین جو ذلت تمام پیٹ کے بل نہ کر پاؤن سے چلتا ہے کوئی عیب ایسا نہین ہے جس سے آدمی اسقدر سراپا شرمندہ ہو جتنا کہ کاذب و دغا باز ٹھہرایا جانے سے ہوتا ہے چنانچہ منٹال کا کیا معقول بیان ہے جبکہ اوسنے نسبت کذب سے اسقدر ذلت و نفرت ہونے کی وجہ دریافت کی تو وہ کہتا ہے کہ اگر میزان عقل مین یہہ کلام تولا جاے کہ فلان کاذب ہے تو اوسکا وزن اتنا ہوگا جیسے کہین کہ وہ خدا کے مقابلے کو تیار ہے اور بندون سے ڈرتا ہے کیونکہ کذب خدا کے روبرو ہے اور آدمیون سے پوشیدہ ہے برائی کذب اور بے ایمانی کی اس سے بڑھ کے ہرگز نہین بیان ہوسکتی کہ جب آوازہ کذب اور بے ایمانی کا بلند ہوگا تو قیامت آوےگی اور خدا بنی آدم کا قاضی ہوگا چنانچہ پیشین خبری ہے کہ جب حضرت عیسے آوینگے تو ایمان کو روے زمین پر نہ پاوینگے۔

باقی آیندہ

مالک اخبار نسیم سحر سلامت

مندرجہ ذیل مضمون کو اپنے اخبار مین چھاپ دیجئے۔

اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۲ء کا بیان ہے کہ ،، انگلنڈ و ایرلنڈ و اسکاٹلنڈ کے مشنون کے رپورٹ جو چندہ کے بابت شائع ہوئی ہین اونسے معلوم ہوا کہ ۱۸۸۰ء مین دس لاکھ اڑتالیس ہزار چار سو تیرہ پونڈ یعنی ۱۰۴۸۴۱۳۰ روپئے جمع ہوئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہان کے لوگون کو سچی نجات کی خبر دیگر ممالک مین پھیلانے کی کسقدر خواہش ہے کہ روپیہ جمع ہوکر خدا کا کلام ہندوستان اور چین مین پھیلے

یہہ خبر دیکر صاحب اخبار بطور رنج کے
فرماتے ہیں ،، ہمکو اب تک یہہ خبر نہیں
ملی کہ ہنود و اہل اسلام اپنے مذہب
کی ترقی کے واسطے کسقدر بطور چندہ کے
جمع کرتے ہیں یہہ خاصہ صرف خداوند
یسوع مسیح کی نجات میں ہے کہ جو لوگ
اوس نجات کو پالیتے ہیں خود غرض نہیں
رہتے بلکہ وے چاہا کرتے ہیں کہ ہمارے
دوسرے بھائی بھی اس نعمت سے
محروم نہ رہیں،،
ہمکو اس خبر کے دیکھنے سے جو کچہ صدمہ
اور رنج ہوا وہ نہ اخبار نور افشان
کے طنز آمیز فقروں سے بلکہ اس اعتبار
سے کہ صاحب اخبار ہم مسلمانوں کو
خواب غفلت سے جو نکاتے ہیں بہر اونکا
شکریہ ادا کرنا ضرور ہے اور ہم اونکی
اس قسم کی تحریر سے نہایت خوش ہین
ہمکو جو کچہ رنج ہے وہ اپنے مسلمان
بھائیوں کی جہالت اور تعصب و غفلت
سے نہ اونہوں نے ابتک کوئی مستقل
مذہبی سوسائٹی قائم کی اور نہ اونہوں نے
ترقی دین کے لئے کوئی عمدہ وسیلہ
نکالا اس تمام ملک میں کوئی مسلمان
اس بات کا جواب نہیں دے سکتا
ہٹ دہرمی کی بات دوسری ہے
عام مسلمانوں کا ذکر کرنا تو محض بے سود
ہے کیونکہ اونکو ایک عذر جہالت
کا ایسا لگا ہوا ہے جو ناچار قابل پذیرائی
ہو سکتا ہے لیکن گفتگو اچھے پڑھے
لکھے صاحب فتوا و تحفظ و حضرات مولانا
و قدوتنا و قبلہ و کعبہ سے ہے جو اپنے
کو سردار قوم و افضل بنی خلقت سمجھتے
ہیں کیا اونکو نظر نہیں آتا کہ اقوام مختلف
اپنے مذاہب کی ترقی کے لئے کیا کیا
کر رہے ہیں اور کسقدر صعوبات و سختیان
اوٹھا اوٹھا کر دور دراز ملکوں مین اپنے
دین کا اپنا فرض سمجھے ہوئے ہیں مگر
ہمارے مولانا کا وعظ مسجد کے منبر سے
کبھی نیچے نہیں اوترتا اور وہ بھی جمعہ
کی نماز کے بعد پانچ منٹ کے لئے اول
تو سمجہ دار لوگوں کو مسلمان عالموں
سے اس قسم کی باتیں کرنا مارے خوف
کے ممکن نہیں کہ ایسا نہ ہو فوراً لے دینی
کا ٹیکا ماتھے پر لگا دین اگر کسی نے
جرأت کرکے ڈرتے ڈرتے عرض بھی
کیا کہ کیوں قبلہ و کعبہ عیسائی اب بڑی ترقی
پر ہیں چار طرف دین کی منادی پہیلاتے
ہیں دور دور ملکوں مین جاکر وعظ
سناتے ہین مگر حضور کچہ نہیں کرتے تو
اوسکا جواب بکمال خشونت یہہ ملتا ہے کہ خیر
یہہ لوگ گمراہ ہوئے ہین انکا ظاہر
و باطن یکسان نہیں یہہ فرما کر چپ ہو رہتے ہین
ہم نہیں سمجہتے کہ قیامت مین یہہ علما اپنے
خدا کو بھی ایسا ہی جواب دینگے یا کیا کرینگے
جبکہ سرداران مذہبی یعنی علما کا یہہ حال
ہو رہا ہے تو ہمکو بقول صاحب نور افشان
کے دین کی ترقی سے بیشک نا امید
ہونا چاہئے — اور اس خود غرضی کے
طعنے کو جو ہمکو غیر مذہب سے ملا ہے بطور
کلنگ کے ٹیکے سمجہنا چاہئے -

راقم

ایک مسلمان

بانکیپور انڈسٹریال اسکول

(منقول از بہار ہیرلڈ)

حضور پرنس آف ویلس کی تشریف
آوری مین جو چندہ بہار مین جمع ہوا تہا
وہ قریب دو لاکہ روپئے کے تہا مگر یہہ
سعی کیا بکار آمد ہوئے اسکی مطلقاً
کچہ خبر نہیں — یہہ امر تجویز پایا تہا کہ
حضور پرنس اوف ویلس کی یادگاری
مین ان روپیوں سے ایک اسکول

فلان جگہ قائم کیا جائے اور فلان فلان چیزین سکھائی جائین مگر آج تک بیسروسامانی ہے ہلوگ نہین جانتے کہ اس غفلت شعاری کی کسے تہمت دیجائیگی - یہہ بیفائدہ ہے کہ ہلوگ اپنے ہموطنون سے اسکی تحریک کرنے مین التجا کرین کیونکہ وہ صرف ورلے دنیا جانتے ہین مگر اسکا انجام کیا ہوا اسکی کچھہ خبر نہین لیتے - ہم اپنے لائق صاحب کمشنر بہادر سے اسبات کی درخواست کرتے ہین کہ وہ جلد اسکا تصفیہ کردین اور جناب مسٹر مٹکاف صاحب سے بہی کہ وہ جلد اس کار خیر مین مصروف ہون اسلیے کہ اونہون نے بیشتر بہت کچھہ کوششین کی تہین اور روپیہ کا کیا ہے بروقت وہ بہی آتا جائیگا - کئی ہمارے ہموطنون نے اسکالرشپ کے لئے ایک ٹکرہ اپنی ملکیت کا نکال دینے کو وعدہ کیا ہے - ایسی حالت مین کسیطرحسے دریغ نکرنا چاہیے جہانتک جلد ممکن ہو سکے اسکی تعمیر کا بندوبست کیا جائے ہمت مردان مدد خدا خود حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے ارقام فرمایا ہے کہ گورنمنٹ بہی ہر طرحسے مدد دینے کو راضی ہے -

نسیم مگر ہم سنتے ہین کہ ہمارے شہر کے نیک مزاج جناب مسٹر مولوی صاحب کمشنر بہادر چند دنون سے بندوبست فرما رہے ہین کہ زر موعود بہت جلد رئیسان بہار سے وصول ہو جائین تاکہ اسکا سامان عنقریب عمل مین آ لے دیکہا چاہیے کیا ہوتا ہے اور یہہ بکار آمد اسکول کب جاری ہوتا ہے -

ہمنے ضمیمہ مراسلات مین ایک خبر درج کی ہے جو ہمارے نامہ نگار صاحب نے ترکستان کی ایک خبر کے بابت لکہی ہے اگر ہمارے مسلمان بہائیون کو کچھہ بہی حمیت اور دردِ دینی ہے تو ہمارے نامہ نگار کے مراسلہ کو غور دلی نظر سے بلاتعصب تجویز کرین اور ضرور وہ اپنی قوم کی خبر لین جو نہ دنیاوی ناشایستگی اور توہمات لاطائل مین مبتلا ہو رہی ہے ہماری رائے مین مسلمانون کے علما ضرور بجا دینی سوسیٹیان قائم کرین اور اپنی خراب حالت کی تلافی مافات کرین ہر ایک بات جو دینی ہو یا دنیاوی غور و فکر کرنا اسلام کا اصلی مسئلہ ہے کیا تعجب ہے کہ بخلاف اسکے مسلمان مطلق لحاظ و خیال نہین کرتے اور ہر ایک امر مین اپنی ہی ہٹ کو جائز جانتے ہین جسکی ٹہیک مثال مرغ کی ایک ٹانگ کی ہے -

جو خبر قسطنطنیہ سے آئی اوس سے منکشف ہوتا ہے کہ شاہنشاہ روس نے حضور سلطان سے درباب تصفیہ یہہ درخواست کی ہے کہ شرائط صلح جو ہمنے پیش کئے ہین وہ کسی دولت پر ظاہر نہ کئے جائین اس سے صاف ظاہر ہے کہ روس حد درجہ بدنیت ہے اور ضرور ان شرائط مین کوئی نہ کوئی نقصان کسی سلطنت کا اوسکو مد نظر ہے ورنہ شرائط کا خفیہ رکہنا تو کوئی معنی ہی نہین رکہتا اگر ہماری یہہ رائے صحیح ہے تو ضرور یورپ مین کوئی نئی لڑائی بہی ہونی ممکن ہے جو جنگ موجودہ سے بہی زیادہ خوفناک ہو اگر ترکی اون شرائط مخفی پر صلح بہی کرلے یا اون شرائط کو رد کردے ان دونون صورتون مین اوسکی بدنیتی کا (جب وہ شرائط مشتہر ہونگے) ضرور اعلان ہو جائیگا اوسوقت دیکہیے کیا گل ہوتا ہے ہماری سلطنت کی بحری جنگی طاقت تو مشہور آفاق ہے مگر دیکہیے انبائے وار ٹیلیز مین کیب ہوتا ہے -

مختلف واقعات

گوالیار مین غلہ بہت گران ہے یہان تک کہ جن لوگون نے اپنا شہر چھوڑ کر وہان پناہ لی ہے وہ بھی مع متعلقین واپس چلے آتے مین۔

شاہ پرشیا (ایران) اخیر ماہ مارچ تک طہران سے یورپ کی طرف روانہ ہونگے۔ اول وہ برلن (دار السلطنت پروشیا) مین تشریف لیجاینگے اور جرمن اسپاس کو ملاحظہ کرتے ہوے پیرس (دار السلطنت فرانس) رونق افروز ہونگے اور بعد ازان انگلنڈ۔ اسپین۔ آسٹریا اور مصر کی سیر کرینگے۔

شانسی جو چین مین واقع ہے وہان امسال خشک سالی کیوجہ سے افیون مین کمی ہوئی۔

کنانگا معلوم ہوا ہے کہ سر رچرڈ ٹمپل گورنر جنرل بمبئی بہت جلد مستعفی ہونگے۔

حضور ویسراے بہادر نے انڈین اسوسیایشن واسطے علم حکمت وغیرہ کے جاری کرنے مین اپنی خوشی دلی ظاہر کی۔

افواہ ہے کہ جواکی امادہ صلح مین اور اونکے ایک فیلواری خان بھی شرکت مین آئے ہین اگرچہ یہہ خبر راست ہو تاہم امورات حال مین رخنہ اندازی ہوگی کیونکہ اونکا چھوٹا بھائی مشکی مستعد جنگ ہے۔

ان دونون بھائیون مین نہایت عداوت ہے فرض کرلیجئے اگر فیلواری خان نے گورنمنٹ سے صلح بھی کرلی تو مشکی پھر اپنی اون بُری حرکتون سے باز نہ آئیگا۔ اور جسطرح ممکن ہوسکیگا گورنمنٹ کو جواکیون کی ملکیت پر قبضہ کرنے دیگا۔

جدہ اور مکہ معظمہ مین ہیضہ کی کثرت ہے۔ ہزارون بندہ خدا روز ضائع ہوتے جاتے ہین۔

بادشاہ اٹلی نے ۹ جنوری کو انتقال فرمایا۔

شیخ عیسے بن قرطاس نے قسطنطنیہ سے خبر دی ہے۔ کہ روملیا سے پچاس ہزار مسلمانون نے بہت ہی خستہ حالت مین کوچ کیا۔ اور بیس ہزار لڑکے قابل رحم ہین جنکے بدن پر کپڑے تک ثابت نہین ہین۔ یہہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ جسے سنکر ہر مسلمانون کا دل بھر آئیگا۔

ہم اس خبر فرحت اثر کے درج کرنے مین نہایت خوش ہین کہ عالیجناب مولوی سید امیر حسن خانصاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر مقام چمپارن ودیگر اضلاع بہار کے سپرنٹنڈنٹ آبکاری مقرر ہوئے ہین۔

مقام کمم واقع عملداری نظام دکن مین مٹی کے تیل کے چشمے نمود ہوئے ہین گورنمنٹ نے ایک گروہ زیر کمان مسٹر لدشن باشندہ ہنگری کے کامل تحقیقات کے لئے بھیجا ہے۔

وکیل ہندوستان

اخبار مدراس سے معلوم ہوا کہ بمبئی مین بتقریب استحصال خطاب قیصری ہند قیدی رہا ہو گئے ہین - شنیدہ معلوم کہ صوبہ بنگالہ مین بھی یہہ بات ہوئی ہے یا نہین -

تار برقیان

۳۰- جنوری لندن - ارض روم مین تپ وبائی کے پھیلنے سے بہت لوگ مرے جاتے ہین -

لارڈ چینسلر نے متعلق اسپیکر نے ہاوس آف لارڈس مین ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ ہمکو اس امر مین شک ہے کہ اون مین بادشاہون مین اسقدر اتحاد ہے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے -

سیل کی خبرین

دحت بابت لندن مین جا نیوالی ہین - لڑائی ابھی تک موقوف ہے -

مسٹر بلو مارکٹ اور مسٹر جیمس فاسٹر نے بڑی سرگرمی کے ساتھہ لڑائی سے علیحدہ رہنے مین اپنی رائین دی ہین -

روسیون کے لیے بہت سی اسٹیم آگبوٹ امریکا مین تیار ہو رہی ہے -

۳۱- جنوری لندن - مسٹر لیارڈ (وزیر انگلش متعینہ قسطنطنیہ) کے مراسلہ مرقومہ ۲۹- جنوری مین لکہا ہے کہ ۲۹ جنوری کو حضرت سلطان نے کمشنران نمایندگان صلح کو حکم دیا ہے کہ صلح کی شرطون کو منظور کر لین - اگرچہ کزان لک تک تار برقی جاری ہے اور بار بار صلح کی شرطین پوچھی گئین مگر کوئی جواب نہ ملا - روسی عثمان بازار و دیگر شہرون مین داخل ہوئے -

ترک شہر پناہ مین ہٹے جاتے ہین -

آج شام کو ہاوس آف کامنس مین سر اسٹفرڈ نارتہہ کوٹ نے ایک سوال کے جواب مین کہا کہ اب ہم مین گالی پولی اور قسطنطنیہ کے راہ بند ہے -

مسٹر فارسٹر نے تحریک کی کہ سر اسٹفرڈ نارتہہ کوٹ نے جو یہہ تحریک کی ہے (کہ بری و بحری فوج کی تیاری کے لیے ساٹھہ لاکھہ روپئے منظور کئے جاوین) اسکو ہاوس آف کامنس نامنظور کرے - مسٹر کراس نے کہا کہ برٹش گورنمنٹ کی خواہش یہہ ہے کہ ایک پایدار صلح ہو اور چونکہ روسی قسطنطنیہ بڑہتے جاتے ہین اسلئے گورنمنٹ چاہتی ہے کہ یہہ ساٹھہ لاکہہ روپئے علاوہ خرچ کے لئے نہین بلکہ تیاری جنگ کے لئے بلکہ اسلئے کہ ہمین ترک اور روس کے جو فیصلہ صلح ہو اوسمین انگلنڈ کی شنوائی ہو -

ہاوس آف کامنس نے پسند کیا کہ اس تحریک کو کل تک موقوف رکہا جائے -

اول فروری قسطنطنیہ - روسی فوج تین دستے ہو کر قسطنطنیہ کیطرف آہستہ آہستہ بڑہتی جاتی ہے

اول فروری سنٹ پیٹرس برگ - پرنس گارچکاف نے وہ شرط جو روسی جہازون کے بحر ڈاردنلس مین جانے دینے کی ہے اسلئے مخفی رکہا ہے تاکہ یوروپ کے بادشاہون کے ساتھہ اوسمین گفتگو ہو -

۲- فروری لندن - ٹائمس کو ٹیلیگرام پہونچا ہے جسمین مندرج ہے کہ گریس (یعنی یونان) کے مجلس وکلائے رعایا گورنمنٹ کے اس منصوبے کو پسند کیا ہے کہ لڑائی کی تیاریان کیجائین اور مقابلہ ترک فوجکشی ہو -

روس نے اسٹریا کی یہہ تحریک منظور کی ہے کہ سلاطین یورپ کی ایک کمیٹی جسمین سلاطین یورپ کے ارکان معاملات